98159 ـ کیا شراب اور خنزیر کا گوشت پیش کرنے والے ہوٹلوں میں کھانا تناول کرنا

سوال

کیا شراب اور خنزیر کا گوشت پیش کرنے والے ہوٹل میں جانا جائز ہے ؟
یہ علم میں رہے نہ تو ہم شراب دیکھتے ہیں اور نہ ہی ہمارے سامنے وہاں کوئی شراب نوشی کرتا ہے، ہم فلسطین کے علاقے بیت اللحم میں رہتے ہیں جہاں اکثر ہوٹل مسیحیوں کی ملکیت ہیں، اور خاص کر تہوار اور عید کے موقع پر مسیحیوں کے ہوٹل کھلے اور مسلمانوں کے ہوٹل بند ہوتے ہیں، میری سہیلیاں کچھ ہوٹلوں کو پسند کرتی ہیں لیکن ہم پر منکشف ہوا کہ یہ ہوٹل تو شراب پیش کرتے ہیں، اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

بہتر تو یہ ہے کہ ان کفار کو جنہوں نے مسیح ابن مریم کو معبود یا اللہ کا بیٹا بنا رکھا " نصاری " کا نام دیا جائے، جیسا اللہ سبحانہ و تعالی نے کتاب میں بھی اسی نام سے ذکر کیا ہے، کیونکہ مسیحي وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسیح علیہ السلام کے رسول ہونے کی گواہی دي اور ان کی اتباع و پیروی کی، اور اپنے پروردگار کو الہ اور معبود مانا اور اسے اپنا رب تسلیم کیا.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کچھ وقت سے کلمہ " مسیحی " کا استعمال مشہور ہو چکا ہے، جناب شیخ صاحب کیا " مسیحی " کہا جائے یا کہ " نصرانی " اس کے متعلق معلومات فراہم کر کے عند اللہ ماجور ہوں ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" مسیحی کا معنی مسیح بن مریم علیہ السلام کی طرف نسبت ہے، ان کا خیال ہے کہ وہ ان کی طرف منسوب ہیں، لیکن مسیح علیہ السلام ان سے بری ہیں، اور پھر یہ جھوٹے ہیں، کیونکہ مسیح علیہ السلام نے انہیں یہ نہیں کہا کہ وہ اللہ کے بیٹے ہیں، بلکہ انہوں نے تو یہ فرمایا: اللہ کا بندہ اور اس کے رسول ہیں.

لہذا اولی اور بہتر یہ ہے کہ انہیں " نصاری " کے نام سے موسوم کیا جائے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے ان کا

یہی نام بیان کیا ہے:

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

یہودی کہتے ہیں کہ نصرانی حق پر نہیں، اور نصرانی کہتے ہیں کہ یہودی حق پر نہیں، حالانکہ یہ سب لوگ تورات پڑھتے ہیں، اسی طرح ان ہی جیسی بات بے علم بھی کہتے ہیں، قیامت کے دن اللہ ان کے اس اختلاف کا فیصلہ ان کے درمیان کر دیگا البقرۃ (113).

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن باز (5 / 416).

دوم:

جو ہوٹل کھانے میں حرام اشیاء مثلا شراب یا خنزیر کا گوشت وغیرہ پیش کرتے ہیں کئی ایك اسباب کی بنا پر آپ کا ان میں داخل ہونا جائز نہیں:

1 ـ ان ہوٹلوں میں ظاہری برائی پائی جاتی ہے اور جہاں اللہ تعالی کی جانب سے حرام کردہ کھانے اور پینے کی اشیاء پیش کر کے اللہ کی معصیت کا ارتکاب ہو وہاں داخل ہونے کی کوئی ضرورت نہیں، اور ان اشیاء کے حرام ہونے پر مسلمانوں کا اجماع بھی ہے.

2 ـ مسلمان کے لیے اصل یہی ہے کہ جہاں بھی وہ کوئی برائی دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو اسے اپنی زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو پھر اسے اپنے دل سے روکے، اور اگر تم اس برائی کو اپنے ہاتھ اور اپنی زبان کے ساتھ روکنے سے عاجز ہو تو پھر اسے اپنے دل کے ساتھ تو روکنے سے عاجز نہیں، اور دل کے ساتھ روکنے کا مطلب یہ ہے کہ جہاں معصیت و نافرمانی ہو رہی ہے آپ اس جگہ کو چھوڑ چلا جائے، اور جب آپ معصیت و نافرمانی والی جگہ جائینگے اور وہاں بیٹھینگے تو دل سے انکار حاصل نہیں ہو سکتا.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اللہ تعالی تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ تعالی کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو! جب تك کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، (ورنہ) تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو، یقینا اللہ تعالی تمام کافروں اور سب منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے النساء (140).

اور حدیث میں فرمان نبوی کچھ اس طرح ہے:

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

" تم میں سے جو کوئی بھی کسی برائی کو دیکھے تو وہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو اسے اپنی زبان سے منع کرے، اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو اسے اپنے دل سے منع کرے، اور یہ کمزور ترین ایمان ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (49).

3 ۔ ہو سکتا ہے آپ لوگ وہاں جا کر ایسا کھانا تناول کریں جس کے حلال ہونے کے متعلق آپ کو یقین نہ ہو، اس کی دو وجہیں ہیں:

پہلی: شرعی طور پر غیر مباح گوشت پیش کرنا، یا پھر ان کا اپنے کھانوں اور پینے کی اشیاء میں کوئی چیز آپ کے مباح اور جائز کھانے میں ملا دینا.

دوسری: جن برتنوں میں وہ کفار کے لیے پکاتے ہیں بغیر دھوئے انہیں برتنوں میں آپ کو کھانا پیش کر دیں، کیونکہ ان برتنوں میں حرام یا نجس اشیاء ڈالی جانے کی بنا پر انہیں دھونا ضروری تھا.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کفار کے برتنوں میں کھانا تناول کرنے کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم ان کے برتنوں میں مت کھاؤ، لیکن اگر تمہیں ان کے علاوہ دوسرے برتن نہ ملیں تو انہیں دھو کر ان میں کھا لو "

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اس لیے فرمایا کہ مسلمان کفار کے ساتھ اختلاط سے دور رہے، وگرنہ اس میں سے پاکیزہ طاہر ہے: یعنی اگر اس میں کھانا پکایا جائے یا کوئی اور چیز تو وہ پاك ہے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ہم ان کے ساتھ اختلاط نہ کریں، اور ان کے برتن ہمارے برتن نہ ہوں.

اس لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم ان میں مت کھاؤ لیکن اگر اس کے علاوہ تمہیں کوئی اور برتن نہ ملیں تو انہیں دھو کر ان میں کھا لو "

اور انسان کفار سے جتنا بھی دور رہے اتنا ہی اس کے لیے بہتر ہے، اس میں کوئی شك نہیں.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (15) سوال نمبر (1181).

اس کی مکمل تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (65617) کے جواب کا مطالعہ کریں.

4 ـ ان ہوٹلوں میں آپ کا کھانا تناول کرنا اس ہوٹل کے لیے باعث تزکیہ ہو گا اور اس بنا پر وہاں دوسرے مسلمان بھی آ کر کھانا تناول کرینگے، اور اس طرح مسلمانوں کے دل کمزور ہو جائینگے اور وہ حرام اشیاء تناول کرنا شروع کري دینگے ۔ یا پھر کم از کم ۔ یہ خیال کرینگے کہ ان کفار کے برتنوں میں کھانا پینا جائز ہے، یا کھانے میں قلیل سی حرام اشیاء کا اضافہ کرنا جائز خیال کرینگے.

5 ـ ان ہوٹلوں میں کھانا تناول کرنا کفار کے ساتھ اختلاط اور ان کی تعداد میں اضافہ کا باعث شمار ہو گا.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

بار یعنی کھانے اور پینے والی جگہ میں داخل ہونے کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے، بار روحی کھانے پینے والی اشیاء پر مشتمل ہے، اور وہاں صرف کھانا تناول کرنے کے لیے جانا کیسا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" یہ سوال دو شقوں پر مشتمل ہے:

پہلی شق:

یہ باطل نام خبیث شراب کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو شراب اور خمر ہے، کیونکہ اسے روحی شراب کا نام دینا باطل نام ہے، کیونکہ وہ روح کے لیے کیا ہے ؟

بلکہ وہ تو خبیث اور گندی شراب ہے، جو عقل کو خراب کرتی اور دین و جان کے لیے بھی خرابی کا باعث ہے، چنانچہ اس طرح کی چیز کو اس وصف سے متصف نہیں کرنا چاہیے جو جاذب بھی اور پھر اسے مشروعیت کا لباس پہنا دے، بلکہ اس کی دعوت و ترغیب کا لباس اوڑھ دے.

لہذا ہمیں اس کو خبیث اور گندی شراب کا نام دینا چاہیے، بلکہ یہ تو ام الخبائث یعنی ہر خرابی کی جڑ ہے، اور ہر برائی کی کنجی ہے.

دوسری شق:

اس ہوٹل جس میں شراب کے جام چل رہے ہوں وہاں داخل ہونا، جائز نہیں بلکہ یہ حرام ہے؛ کیونکہ جو انسان اس طرح کی جگہ آتا ہے جہاں اللہ عزوجل کی معصیت و نافرمانی ہو رہی ہو تو اسے بھی معصیت کرنے والے جتنا ہی گناہ ہوتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اللہ تعالی تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ تعالی کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو! جب تك کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، (ورنہ) تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو، یقینا اللہ تعالی تمام کافروں اور سب منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے النساء (140).

لیکن اگر آپ کو - میرے اعتقاد کے مطابق آپ ضرورت میں نہیں ہیں - اس جگہ سے جو خبائث اور گندی اشیاء پر مشتمل ہے کھانا تناول کرنے کی ضرورت ہو، یعنی فی الواقع آپ کو ضرورت ہے تو آپ وہاں سے کھانا خرید کر دور جا کر تناول کریں.

لیکن اگر آپ اس کے علاوہ کہیں اور سے کھانا حاصل کر سکتی ہیں جو خبیث اشیاء پر مشتمل نہ ہو تو آپ کے لیے وہاں سے کھانا لینا واجب اور ضروری ہے.

ماخوذ از: نور علی الدرب البیوع.

سوال کرنے والی کی نسبت سے ہمیں تو یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ وہ ضرورت کی حالت میں ہے، بلکہ اسے تو ان ہوٹلوں کی بھی حاجت اور ضرورت ہی نہیں، جب انسان اپنے شہر اور علاقے میں ہو تو اصل میں اسے ہوٹلوں کی ضرورت ہی نہیں ہوتی ؟!

پھر اگر فرض کریں کہ انسان اپنے گھر سے باہر بھی ہو اور اسے کھانا کی ضرورت ہو تو وہ ہلکی پھلکی اشیاء کھا کر گزارا کر سکتا ہے جو عام دوکانوں سے مل جاتی ہیں اور گھر آ کر کھانے کی ضرورت پوری کر سکتا ہے!!

مسلمان کے لیے تو سب سے عزیز اور قیمتی اور نفیس چیز تو اس کا دین ہے، جس کی حفاظت کے لیے وہ اپنا مال اور جان اور روح سب کچھ لٹا دیتا ہے، تو کیا اس کے لائق اور شایان شان ہے کہ وہ اسے ہر پیش آنے والی مشکل اور شہوت کے بدلے رہن رکھتا پھرے، اور اس کی بنا پر دین میں رخصت تلاش کرتا پھرے یا دینی احکام سے کھیلنا شروع کر دے، چاہے وہ پیش آنے والی چیز سہیلیوں کا انس و محبت ہو؟!

فرمان باری تعالی ہے:

یہ اللہ تعالی کی حدیں ہیں تو تم ان حدود سے تجاوز مت کرو، اور جو کوئی بھی اللہ کی حدود سے تجاوز کرتا ہے وہی ظالم ہے البقرۃ (229).

اور فرمان ربانی ہے:

یہ سن لیا اب اور سنو اللہ کی نشانیوں کی جو عزت و حرمت کرے تو یہ اس کے دل کی پرہیزگاری کی وجہ سے ہے الحج (32).

واللہ اعلم .